سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة عن النبيّ، ﷺ، مثله.

قال محمد بن عمر: فدخل هذا في التفسير في قوله: ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

"حضرت اسماءؓ سے حضرت زبیرؓ نے نکاح کیا، ان سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔"

[٤١٩٦] - قُرَيبة بنت أبي قُحافة عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم، وأمّها هند بنت نُفَيْد بن بجير بن عبد بن قصيّ. تزوّجها قيس بن سعد بن عُبادة بن دُلَيم الساعدي فلم تلد له شيئاً.

[٤١٩٧] - أمّ عامر بنت أبي قحافة عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم، وأمّها هند بنت نُفَيْد بن بُجَير بن عبد بن قصيّ. تزوّجها عامر بن أبي وقّاص فولدت له ضعيفة.

[٤١٩٨] - أسماء بنت أبي بكر الصدّيق ابن أبي قُحافة عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم، وأمّها قُتيلة بنت عبد العزّى بن أسعد بن جابر بن مالك بن حسل بن عامر بن لؤيّ. وهي أخت عبد الله بن أبي بكر الصدّيق لأبيه وأمّه. أسلمت قديماً بمكّة وبايعت رسول الله، وهي ذات النطاقين، أخذت نطاقها فشقّته باثنين فجعلت واحداً لسفرة رسول الله والآخر عصاماً لقربته ليلة خرج رسول الله وأبو بكر إلى الغار، فسمّيت ذات النطاقين. تزوّجها الزبير بن العوّام بن خويلد بن أسد بن عبد العزّى بن قصيّ فولدت له عبد الله وعروة والمنذر وعاصماً والمهاجر وخديجة الكبرى وأم الحسن وعائشة.

أخبرنا أبو أسامة حمّاد بن أسامة، حدّثنا هشام بن عروة عن أبيه وفاطمة عن أسماء قالت: صنعت سفرة النبيّ، ﷺ، في بيت أبي بكر حين أراد أن يهاجر إلى

[٤١٩٨] حلية الأولياء (٢/٥٥)، وتاريخ الإسلام (٣/١٣٣)، والجمع بين رجال الصحيحين (٩٠٢)، وتذهيب الكمال (٤٢٠)، والسمط الثمين (١٧٣)، وصفة الصفوة (٢/٣١)، والدر المنثور (٣٣)، والأعلام (١/٣٠٥).

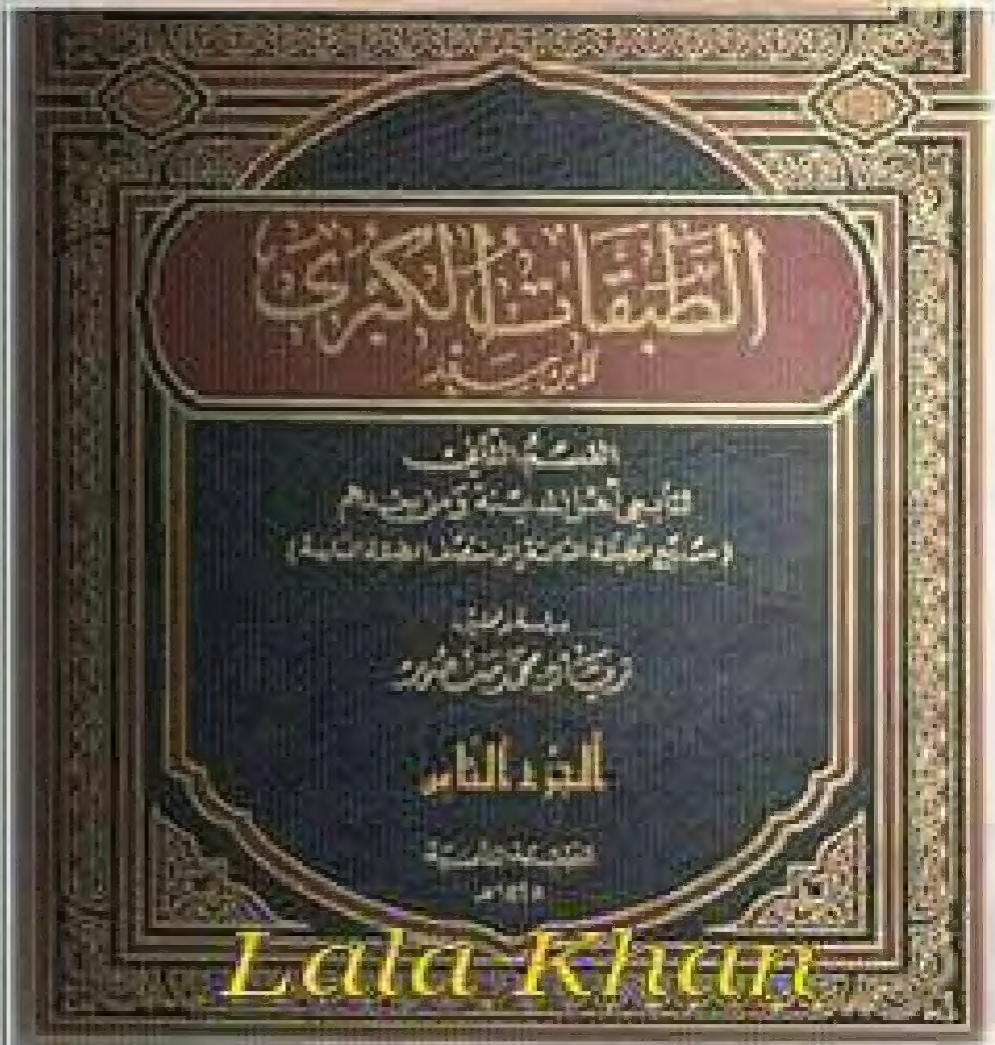

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

Lala Khan

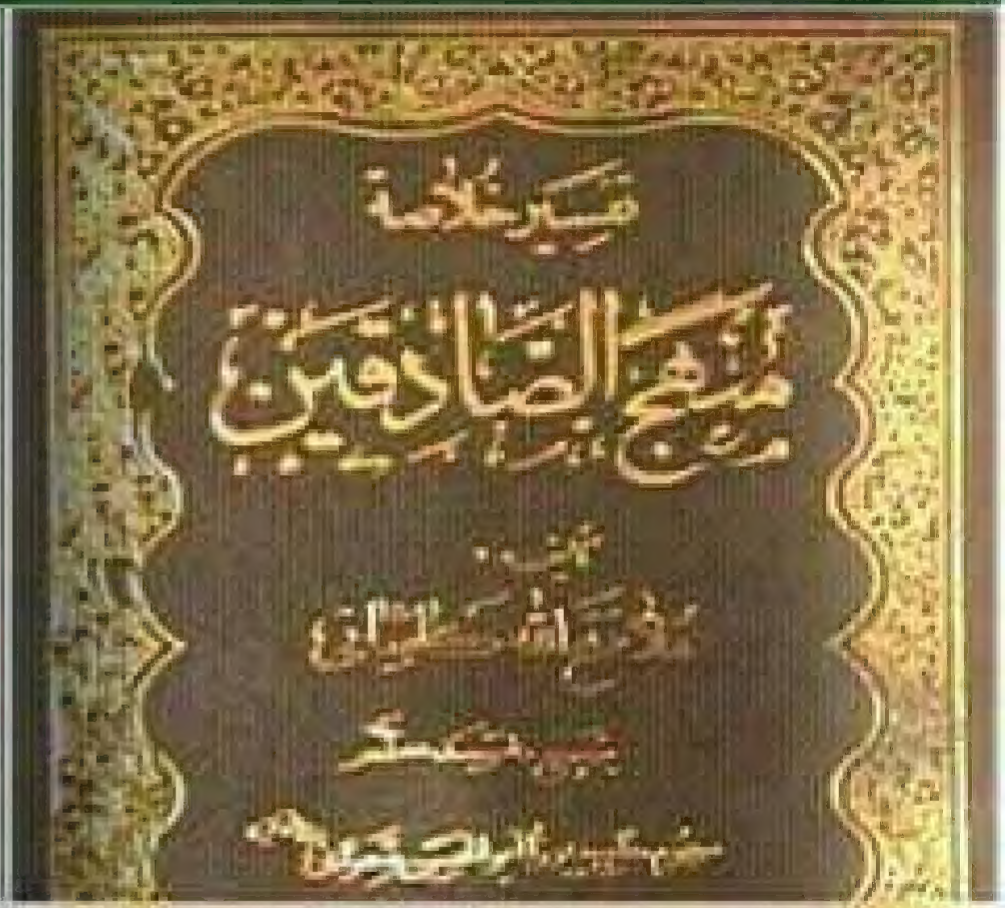

"جو شخص متعہ کئے بغیر دنیا سے چلا گیا، وہ قیامت کے دن ناک کٹا اٹھایا جائے گا۔"

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

هم چندین چه جزع می‌کنی؟ سوگند یاد کرد که: جزع من از بیم موت نیست، بلکه از آن می‌ترسم که دین ابن ابی کبشه در مکه گسترده شود. ابوسفیان گفت: مترس، من ضامنم که دین او را نگذارم شایع گردد.

و آن حضرت را از این روی ابن ابی کبشه گفتند، که آمنه مادر او دختر وهب بن عبدمناف بود، و مادر وهب، عمره بنت وجر بن غالب بود و کنیت وجر ابوکبشه بود و او در بت پرستی با قریش مخالفت کرد و شعری شامی را پرستش می‌کرد. و چون پیغمبر در پرستش اصنام نیز مخالف قریش بود، او را ابن ابی کبشه گفتند و اشعار این آیه کریمه إِنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ بدان است که رسول خدای اگرچه در نفی عبادت بتان با ابی کبشه موافقت دارد، اما در ربوبیت شعرای نیز با او مخالفت کند.

ولادت
عبدالله بن زبیر

و هم در این سال عبدالله بن زبیر متولد شد و مسلمانان از ولادت او شاد شدند. چه یهود گفته بودند که: ما سحر کرده‌ایم که از مسلمانان فرزند نیاید.

ولادت نعمان بن بشر و زیاد بن سمیه

"ہجرت کے پہلے سال ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ متولد ہوئے اور ان کی ولادت سے اہلِ اسلام بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہود نے مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مہاجرین پر جادو کر رکھا ہے، لہٰذا ان کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ مگر ان کی ولادت نے ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا۔ لہٰذا اہلِ اسلام کو ان کی ولادت کی بہت خوشی ہوئی۔"

۳. سمیه نام مادر زیاد است، چون پدرش معلوم نبود، گاهی به نام مادر و گاهی او را زیاد بن ابیه می‌نامیدند یعنی پسر پدرش.

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

۶

نیز ہم یہ بھی بتادیں کہ شیعہ مذہب میں حمہ میں طلاق نہیں ہوتی جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

"محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين سعيد ومحمد بن خالد البرقي عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر (ع) في المتعة قال: ليست من الأربع لأنها لا تطلق ولا ترث وإنما هي مستأجرة"

"امام باقرؒ سے حمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حمہ چار میں سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

الاستبصار، جلد:۳، صفحہ:۵۴۳

رافضی حضرات جو اس روایت کی بنا پر اپنے ذہن کا گند کچھ اس طرح نکالتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ نکاح ہی نہیں کیا تھا بلکہ حمہ کیا تھا اور ان سے حمہ کی صورت میں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تھے، تو اگر ایسا ہوتا تو حضرت اسماءؓ کو طلاق کی ضرورت نہ ہوتی مگر جب اس صورت میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کو طلاق ہوئی تھی۔

ابن سعد طبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

"أن الزبير طلق أسماء فأخذ عروة وهو يومئذ صغير"

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہ جو ابھی بچے تھے، انہیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

الطبقات الکبریٰ، جلد:۸، صفحہ:۱۹۹

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت اسماءؓ نے نکاح کیا تھا، اگر انہوں نے حمہ کیا ہوتا تو ان کو طلاق کی ضرورت نہ پڑتی۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

Lala Khan

سید اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

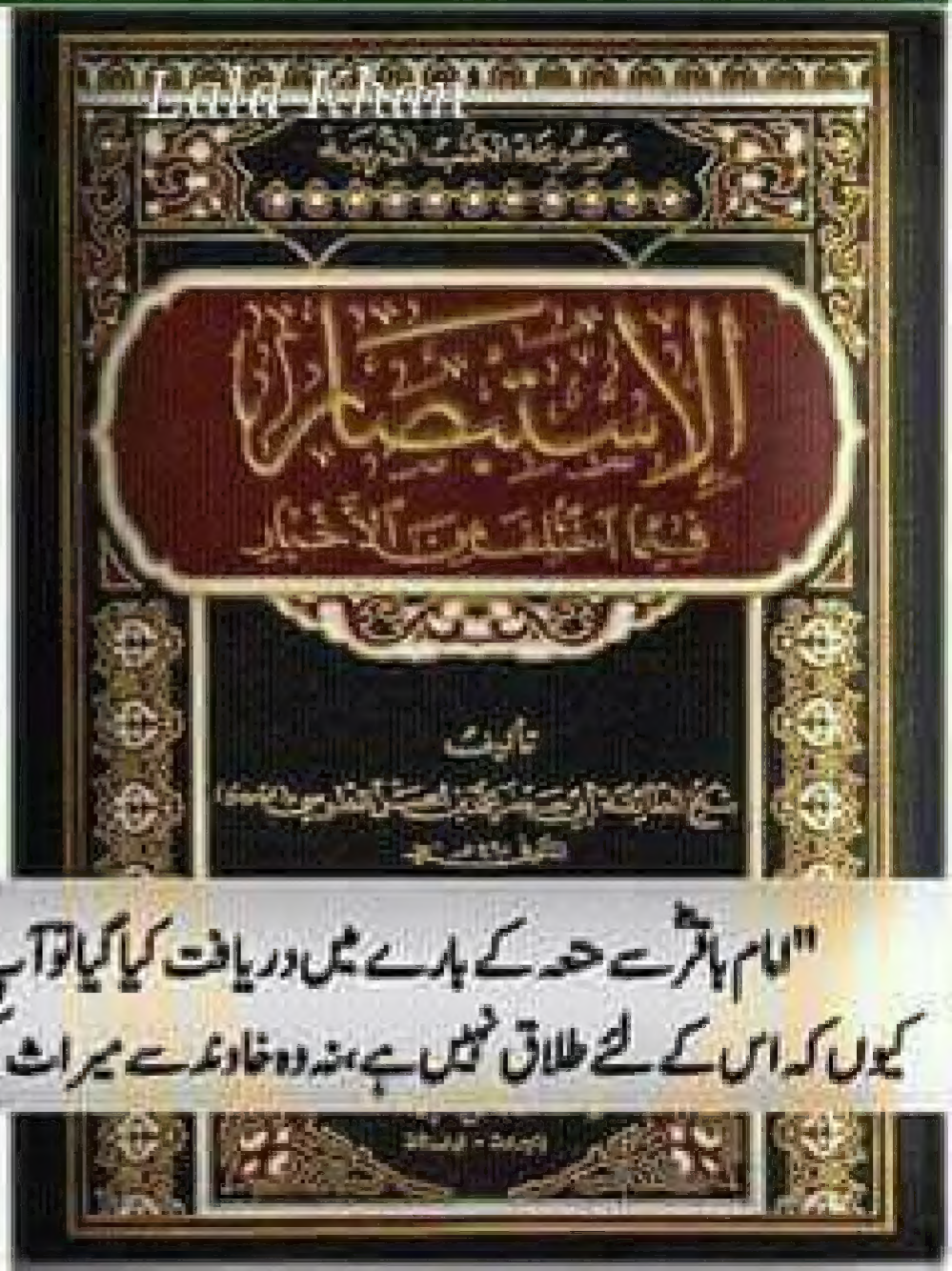

"امام باقرؒ سے حمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حمہ چار میں سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے، نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

٧٢ ذكر أيام معاوية بن يزيد بن معاوية، ومروان بن الحكم والضحاك بن قيس، وعبد الله بن الزبير

الخبر بتمامه وما قاله الناس في متعة النساء ومتعة الحج وتنازعهم في ذلك وما ذكر عن النبي ﷺ من أنه حرمها عام خيبر [ولحوم الحمر الأهلية] وما ذكر في حديث الربيع بن سبرة عن أبيه وقول عمر «كانت في عهد رسول الله ﷺ» ولو تقدمت بالنهي لفعلت بفاعل ذلك كذا وكذا» وما روي عن جابر قال: تمتعنا في عهد رسول الله ﷺ، وخلافة أبي بكر، وصدر من خلافة عمر، وغير ذلك من أقاويلهم، في كتابنا المترجم بكتاب «الاستبصار» وفي كتاب «الصفوة» وفي كتابنا المترجم بالكتاب «الواجب في الفروض اللوازم» وما قال الناس في غسل الرجلين، ومسحهما، والمسح على الخفين، وطلاق السنة، وطلاق العدة وطلاق التعدي، وغير ذلك.

وقد حدث الدورقي، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، قال: حدثني منصور بن شيبة، عن صفية بنت أبي عبيد، عن أسماء بنت أبي بكر، قالت: لما قدمنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع أمر من لم يكن معه هدي أن يحل، قالت: فأحللت، فلبست ثيابي، وتطيبت، وجئت حتى جلست إلى جنب الزبير، فقال: قومي عني، فقلت: ما خلق؟ قال: أخاف أن أثب عليك؟ فهذا الذي أراد ابن عباس.

وقد ذكر هذا الحديث عن أبي عاصم غير الدورقي، وقد تنازع الناس في ذلك: فمنهم من رأى أنه على متعة النساء، ومنهم من رأى أنه أراد متعة الحج؛ لأن الزبير تزوج أسماء بكراً في الإسلام، وزعما أبو بكر محدثاً، فكيف تكون متعة النساء.

بين ابن الزبير والحصين بن نمير

ولما هلك يزيد بن معاوية وولها معاوية بن يزيد نعي ذلك إلى الحصين بن نمير ومن معه في الجيش من أهل الشام، وهو على حربه ابن الزبير، فهادنوا ابن الزبير، ونزلوا مكة، فلقي الحصين عبد الله في المسجد، فقال له: حل لك يا ابن الزبير أن

الذي تعبدون؟ إنا والله ما دعوناكم إلى قتال أحد منهم، ولا إلى رجل من بقايا، ولا إلى رجل من لخم أو جذام، ولا غيرهم من العرب [والموالي]، ولكن

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کے ساتھ باکرہ ہونے کی حالت میں اسلام میں (اسلام کے طور طریقوں کے مطابق یعنی نکاح) شادی کی تھی، اور حضرت ابو بکرؓ نے کھلے عام یہ شادی کرائی تھی، پس اس سے کیسے متعۃ النساء ثابت ہو سکتا ہے۔"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہ جو ابھی بچے تھے، انہیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

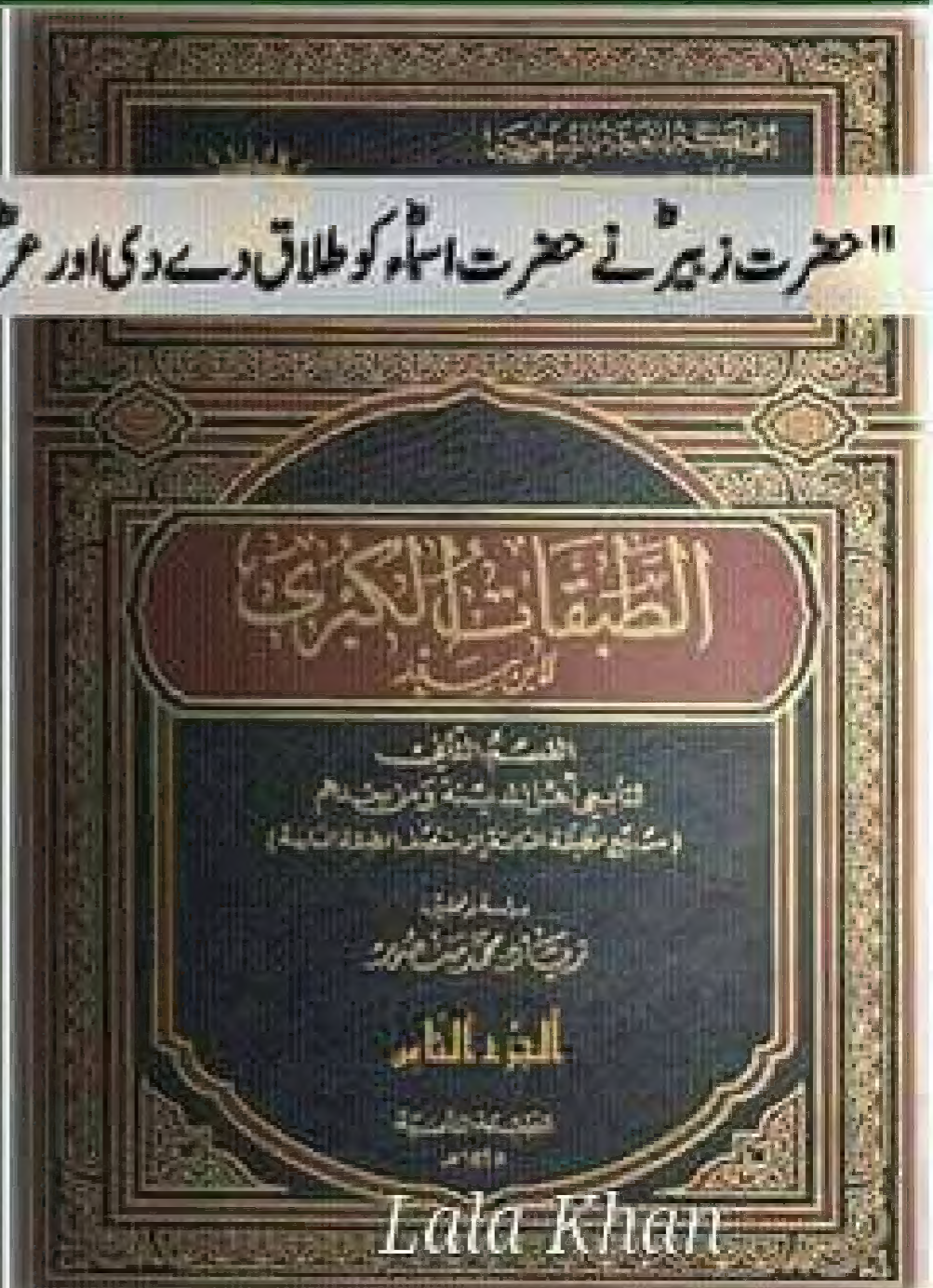

أخبرنا إسماعيل بن عبد الله بن أبي أويس، حدثني أبي عن هشام بن عروة أن المنذر بن الزبير قدم من العراق فأرسل إلى أسماء بنت أبي بكر بكسوة من لباب مروية وفرقية رقاق عتاق بعثها لها بصرها. قال: فلمسها بيده ثم قالت: أفٍّ! رُدّوا

أخبرنا يزيد بن هارون، أخبرنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه أو عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر اتخذت خميراً زمن سعيد بن العاص للعوض، وكانوا قد استعروا بالمدينة، فكانت تجعله تحت رأسها.

أخبرنا كثير بن هشام، حدثنا الفرات بن سلمان عن عبد الكريم عن عكرمة قال: سئلت أسماء بنت أبي بكر هل كان أحد من السلف يُخشى عليه من الخوف؟ قالت: لا ولكنهم كانوا يبكون.

أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس، حدثنا زهير عن أبي إسحاق عن مصعب بن سعد قال: فرض عمر الأعطية ففرض لأسماء بنت أبي بكر ألفين فرضهم.

أخبرنا عثمان بن سليم، حدثنا حماد بن سلمة، حدثنا هشام بن عروة أن الزبير طلّق أسماء فأتت عروة وهو يومئذ صغير.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة أن أسماء كانت المحصفرات المشبعات وهي محرمة ليس فيها زعفران.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر أنها قالت: ما رأيت أسماء لبست إلا معصفراً حتى لقيت الله وإن كانت لتلبس الدرع يقوم قائماً من المعصفر.

أخبرنا عارم بن الفضل، حدثنا حماد بن زيد عن هشام عن فاطمة بنت المنذر

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

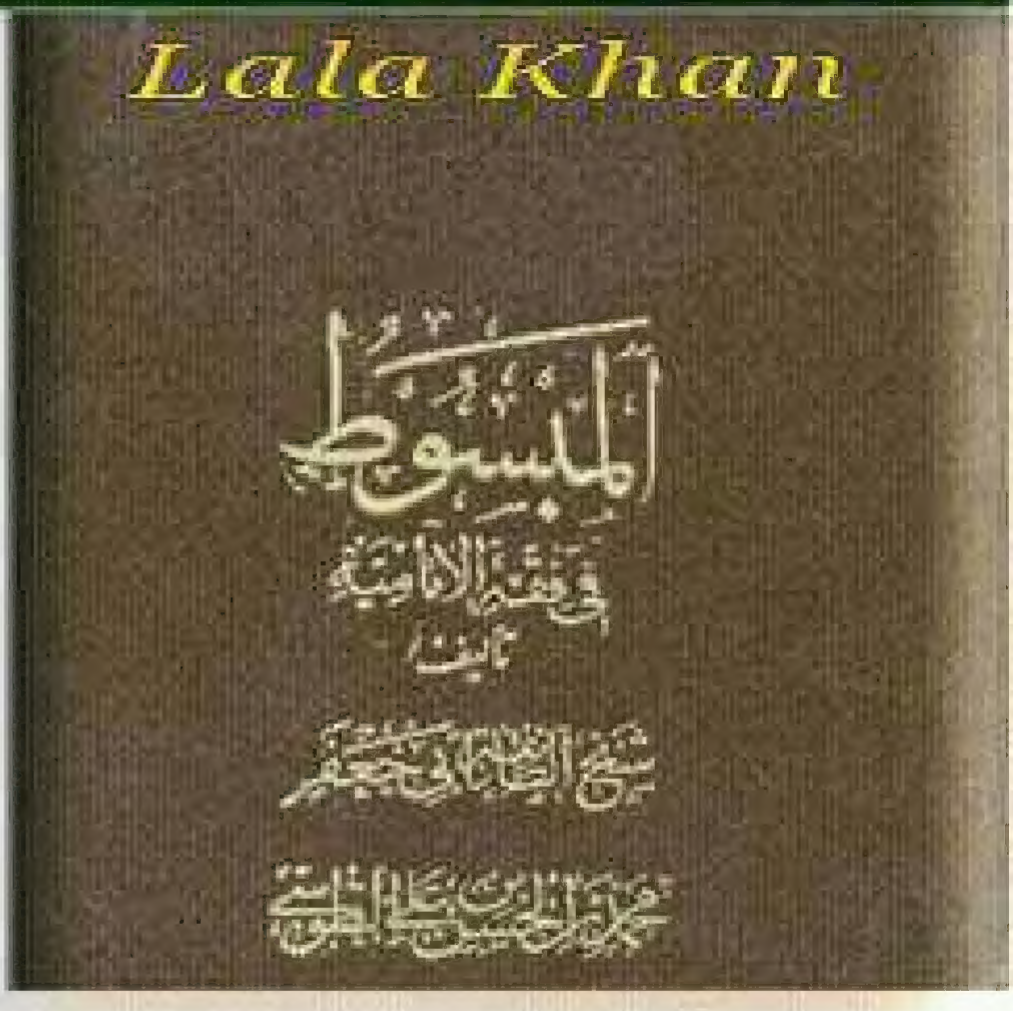

ج ۲ خصائص النبي ﷺ في النكاح ۱۵۹

بناتين" وأختاهن" لأمين" ، ليست بأختان على الصفة نسباً أو رضاعاً فيكون بناتين" أخوات ، وأختاهن" جدات ، ولا يتجاوز التحريم بهن" ، لأنه لا دليل عليه ، ولأنه عليه السلام زوج بناته .

زوج فاطمة عليها السلام عليّاً وهو أبو المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه ، وأختها لأمها أم المؤمنين ، وزوج بنتيه رقية و أم كلثوم عثمان ، لما مات الثانية ، قال : لو كانت ثالثة لزوجتها إياها ، وزوج الزبير أسماء بنت أبي بكر ، وهي أخت عائشة ، وزوج طلحة أختها الأخرى .

وأما النبي ﷺ فنسي أبا أقرباء من قبله النبي ﷺ أولى بالمؤمنين من أنفسهم وهو أب لهم و أزواجه أمهاتهم ، و لحديث سلمان عن النبي ﷺ : أنا لكم مثل الوالد .

و قال بعض شيوخ المخالفين ممن يشار إليه : الناس يقولون لمعوية خال المؤمنين لأنه أخو أم حبيبة بنت أبي سفيان و هي أم المؤمنين ، و أخو الأم خال ، و شهدته بن أبي بكر أنه خال المؤمنين لأنه أخو عائشة ، و قال قوم إنه لا يجوز أن يقال و لا يكون خالاً لما ذكرناه من أن الاسم لا يشتق ، و لو كان إخوتين" خالاً لما جاز لواحد منهم أن يتزوج بامرأة لأنها بنت أخيه أو أخته أم المؤمنين و المؤمنات ، و لأن هذا الاسم لو تجاوز إلى البنات و غيرهن لما جاز لأحد أن يتزوج بنات زوجات النبي ﷺ

قسم لواحدة فهل يجب عليه القضاء أن يقسم للباقي أم لا ؟ قيل فيه وجهان .

رسول اللہ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں، اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)

اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

۴.۳

اسی طرح شیعہ مجتہد اول شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی نے سارا مسئلہ ہی سرے سے ختم دیا۔
دختران رسول کا انکار شیعیت اور اسماء بنت ابی بکر پر حملہ کا الزام شیعیت، ایک ہی پیراگراف میں طوسی نے
شیعہ رافضیین کے منہ بند کر دیے۔ طوسی لکھتا ہے کہ

رسول اللہ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں،
اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)
اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

Lala Khan

"المبسوط للطوسی، جلد:۴، صفحہ:۱۵۹"

ہم نہیں سمجھتے کہ شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی کی اس معتبر ترین گواہی کے
بعد بھی کسی ایسی گواہی کی ضرورت ہے کہ ایسا گھناؤنا بہتان سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیٹی پر لگایا جائے۔
شیخ الطائفہ نے تو قصہ ہی تمام کر دیا، ایک ہی پیراگراف میں ایک طرف رسول خدا کا دفاع کرتے ہوئے،
ان خوارج کے منہ پر طمانچہ مارا جو رسول خدا کی اولاد کو کسی غیر کی اولاد گردانتے ہیں،
اور دوسری طرف اسی پیراگراف میں ہی صدیق اکبرؓ کی بیٹی کا دفاع کرتے ہوئے انکی شادی کا ذکر بھی کر دیا۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

الإصابة
في
تمييز الصحابة

تأليف

الجزء الثامن

Lala Khan

الطيبي من طريق عائشة قالت وخلت أسماء بنت شكل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالت يا رسول الله كيف تغتسل احدانا اذا طهرت من الطمث الحديث وذكرها أبو موسى في الذيل من طريق الشعبي بسنده الى ابن بكر بن ابي شيبة بنحو سياقه وقال ابو علي الطبراني فيما وقع لي عن الاسماء الأنصاري أحد من ذكره ابو عمر أو يعني ارواه وخلط في شكل والد اسماء بنت يزيد بن سكن الآتي ذكرها بسقط ذكر أبيها وحلف اسم جدها ونسبت اليه وسيأتي ذلك الخطيب أبو بكر الحافظ وولده انه ليس في الانصار من اسمه شكل غلسه ثبت في صحيح البخاري وفي هذه النسبة ان الى سائر امرأة من الانصار وتبعه ابو النتح بن سيد الناس على ذلك وفيه نظر

٥٦ (أسماء) والدة عبد الله بن الزبير بن العوام القرشية وهي بنت أبي بكر الصديق واسمها قتيلة أو قتيلة بنت عبد العزى قرشية من بني عامر بن لؤي ... أسلمت قديما بمكة قال ابن اسحق بعد بضع عشرة نفسا وزوجها الزبير بن العوام وهاجرت وهي حامل بعبد الله فوضعته بقباء وولدت له بعده ابنها الثاني عروة ثم الى ان قتل وعاشت بعده بقليل وكانت تلقب ذات النطاقين قال أبو عمر سماها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لانها جاءت له بأزواد الطريق سفرة فاجتمعت الى ما تصنعها به فلما طلبا لصقت بعجانه السفرة وأفضت العجين الآخر حشوا قال كذا ذكر ابن اسحق وتبعه ... قلت وأصل القصة في صحيح مسلم دون التصريح به يرفع ذلك الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد أسند ذلك أبو عمر من طريق أبي نوفل بن أبي عقرب وانها كانت قد سبقت أختها ... عائشة

"حضرت اسماءؓ مکہ میں بالکل ابتداء میں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئی تھیں، ابن اسحاق کے بقول سترہ افراد کے بعد۔
اور حضرت زبیرؓ بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔"

طبعت هذه النسخة على النسخة الطبعية سنة ١٣٢٨ هـ (م) في حين كانت
هذه مقابلة على النسخة الخطية المحفوظة في دار الكتب بالأزهر الشريف بمصر

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان